تحصیل، مجلہ ۲، مدیر: معین الدین عقیل۔ ناشر: ادارہ معارف اسلامی، ڈی ۳۵، بلاک ۵، فیڈرل بی ایریا، کراچی-۷۵۹۵۰۔ فون: ۳۶۳۴۹۸۴۰-۰۲۱۔ (مجلاتی سائز) صفحات: اُردو ۱۹۸+ انگریزی ۱۱۶۔

زیرتبصرہ مجلّے پر کوئی راے دینے سے پہلے ایک اقتباس پیش خدمت ہے، جو ادارہ معارف اسلامی کراچی کے مؤسس سیّدابوالاعلیٰ مودودی کے خطبے سے لیا گیا ہے۔ یہ خطبہ انھوں نے اس ادارے کی تاسیس کے وقت بیان فرمایا تھا:

> اس سلسلے میں یہ بات وضاحت طلب ہے کہ علمی تحقیقات کس نوعیت کی ہمیں مطلوب ہیں؟ ایک تو وہ ریسرچ ہے جو مغربی محققین ہم کو سکھانے کی کوشش کرتے ہیں۔ وہ ایک بے مقصد اور بے رنگ ریسرچ، محض ریسرچ براے ریسرچ ہے۔ مثلاً کتابوں کو ایڈٹ کرنا، ان کے مختلف نسخوں کا مقابلہ کر کے ان کی عبارتوں کے فرق کو پرکھنا اور مصنّفین کی سنینِ وفات و پیدایش کو جمع کرنا اور اسی قبیل کی جو ریسرچ ہے، وہ بے مقصد اور بے معنی ریسرچ ہے۔ اس میں شک نہیں کہ یہ علوم وفنون میں مددگار ہوتی ہے، لیکن بجاے خود یہ وہ ریسرچ نہیں ہے جو کسی قوم کو زندگی کی حرارت عطا کرے، اور حیات کی حرکت پیدا کرے۔ یہ ٹھنڈی اور بے معنی ریسرچ ہے۔ اہلِ مغرب ایک ریسرچ اور کرتے ہیں۔ وہ محرک قسم کی ریسرچ ہے۔ وہ اس مقصد کے لیے ہے کہ اُن کے پاس وہ طاقتیں فراہم ہوں، کہ جوان کو دُنیا پر غالب کرسکیں۔ (ماہ نامہ چراغِ راہ کراچی، جون ۱۹۶۷ء، ص ۹)

اس اقتباس کی روشنی میں، ۳۱۴ صفحات پر مشتمل زیرنظر مجلہ تحصیل کو دیکھیں تو کم و بیش مذکورہ ہدایت کے برعکس دکھائی دیتا ہے۔ جو چیز اس ادارے کی جانب سے پیش کرنا تھی، وہ اس مجلّے میں موجود نہیں، اور اگر موجود ہے تو اس کی سطح توقعات سے مناسبت نہیں رکھتی۔

یہ مجلہ ادبیات وسماجیات سے متعلق یونی ورسٹیوں اور کالجوں کے اساتذہ کے 'فارمولا ٹائپ' مقالات پر مشتمل ہے۔ مضامین کے عنوانات سے بلاتبصرہ مجلّے کا رُخ سمجھنا آسان تر ہے: ● گنجینۂ معنی کا طلسم، رنگارنگ معنویت کی دریافت ● سیّد علی رضا نقوی: لائق فارسی تذکرہ شناس اور فائق لُغت نگار ● انیسویں صدی میں اُردو تاریخ گوئی ● عبدالرحیم خان خاناں، ہندوتوا کا پرچار

● گیان چندجین کی اُشک شناسی اور ناول گرتی دیواریں ● یاقوت ● فہرست نویسی نسخہ ہاے خطی فارسی ● جامعات میں اُردو تحقیق، کچھ تسامحات، کچھ استدراکات ● انیسویں صدی کا ہندستان، جدید مؤثر اسلامی تحریکات ● تحفۃ الہند ـــــ انگریزی میں: مسلم تہذیب کے زوال کے اسباب ● داؤ رہبر، ترکی میں اُردو کا پہلا استاد ● شہدا بالقسط ● انگریزی اور پاکستانی کلچر ● کیٹلاگ، فارسی، عربی، سنسکرت۔

ادارہ معارف اسلامی، جو عالمِ اسلامی میں اقامت دین کی جدوجہد سے منسوب ادارہ ہے، اس کا ایک وقیع مجلہ اگر ایسے ہی مندرجات پر زورآزمائی کرے گا تو سوال پیدا ہوتا ہے کہ مطلوب اور منسوب موضوعات پر تحقیق وتجزیہ کہاں ہوگا؟

زیرنظر مجلّے میں براہِ راست اسلامی تحریکات سے متعلق واحد مضمون کی سطح کو سمجھنا یا پرکھنا چاہیں تو دو مثالیں، پیمایش کے لیے کافی ہوں گی۔ لکھا ہے: ''جمال الدین [افغانی] کے دانش ور تلامذہ میں سے ایک حسن البنا بھی تھے، جنھوں نے 'اخوان الصفا' کی بنیاد رکھی'' (ص ۱۸۳)۔ امرِواقعہ یہ ہے کہ جمال الدین افغانی کا انتقال ۱۸۹۷ء میں ہوا، اور حسن البنا کی پیدایش ۱۹۰۶ء میں۔ سوال یہ ہے کہ البنا، افغانی کے شاگردوں میں کیسے شمار ہوئے؟ اسی طرح 'اخوان الصفا' جیسی تصوف و فلسفہ سے منسوب جماعت کی تاسیس پانچویں صدی ہجری/ ۱۰ویں، ۱۱ویں صدی عیسوی میں ہوئی، جب کہ الاخوان المسلمون کا قیام ۱۹۲۸ء میں عمل میں آیا۔ یہ کیسے ممکن ہے کہ حسن البنا ۲۰ویں صدی عیسوی میں ہوش سنبھال کر، ۱۱ویں صدی میں کوئی تحریک قائم کرلیں؟ ظاہر ہے کہ یہ ادارتی تسامح ہے، مگر مقالہ نگار نے بھی 'دادِ تحقیق' دینے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی۔

اگر واقعی 'فارمولا تحقیق' کی اشاعت کا فیصلہ کرلیا گیا ہے، تو اعتراض کی گنجایش نہیں۔ بہرحال، مولانا مودودی نے اس ادارے کی تاسیس مختلف کام کے لیے کی تھی۔ اور پھر پروفیسر خورشیداحمد نے بھی تاسیس کے وقت وضاحت فرمائی تھی: ''ادارہ معارفِ اسلامی، علم وفکر کے میدان میں اسلام کے دفاع اور اس کی ترجمانی کی کوشش کرے گا''۔ (ترجمان القرآن، اگست ۱۹۶۳ء، ص ۴۷)

مجلّے کا کاغذ سفید، پیش کش خوب صورت اور اشاعت توجہ طلب ہے۔ (سلیم منصور خالد)